رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE AL FAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فی پرچہ ۱ر

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

ایڈیٹر:- غلام نبی ۞ انچارج:- مہر محمد خان

نمبر ۸۲ | مورخہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۲۳ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۵ رمضان سنہ ۱۳۴۱ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو ایام زیر رپورٹ میں بعض اوقات سر درد کا دورہ رہا۔ تاہم حضور نے خطبہ جمعہ خود پڑھا۔ جسمیں فرمایا کہ اصل میں اطمینان قلب ہی ایک چیز ہے جو انسان کی زندگی کو پر راحت بنا سکتی ہے۔ اور یہ خدا کے کلام اور اس کے ماموروں کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔

۱۸۔ اپریل کو پہلا روزہ ہوا۔ جناب حافظ روشن علی صاحب روزانہ مسجد اقصیٰ میں ایک سیپارہ کا ظہر اور عصر کے درمیان درس دیتے ہیں۔ بیرونجات کے احباب اسمیں شامل ہو کر اپنے علوم دینیہ میں مفید اضافہ کر سکتے ہیں۔

بیعت خلافت۔ محمد ایوب صاحب ولد جناب مولوی محمد شہباز صاحب وکیل سرینگر کشمیر نے ۲ اپریل کو بیعت

فتنہ ارتداد اور احمدی جماعت کے جذبات

ایک احمدی خاتون کا خط امام جماعت احمدیہ کے حضور

وہ بچے کیسے خوش قسمت ہیں جو ایسی ماؤں کی گود میں پرورش پائیں۔ جن کے دل دین حقہ کی اشاعت و حفاظت کے لیے بے تاب ہوں۔ اور جنہیں خدمت اسلام کے ولولے اٹھتے ہوں۔ یہ خط جو نیچے درج کیا جاتا ہے۔ بتا رہا ہے۔ کہ احمدی خواتین اپنے فرض سے غافل نہیں۔ بلکہ بے چین ہیں۔ کہ کسی طرح میدان تبلیغ میں اڑ کر جائیں۔ وہ جماعتیں ابدی زندگی پائینگی۔ جن کی مستورات اپنے فرض سے آگاہ ہوں اور جن کی ہر ایک موجودہ نسل اپنی آیندہ نسل کو عقاید صحیحہ میں راسخ اور اپنے فرض کے ادا کرنے کے لئے پورے طور پر تیار کرتی رہینگی۔ احمدی خواتین ممن ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی گود ہی میں اپنے نونہالوں کو قربانی ایثار اور خدمت اسلام کا وہ سبق پڑھائیں۔ جو کبھی فراموش نہ ہو۔ اور وہ لگن لگائیں۔ جو کبھی سرد نہ ہو۔ تا خدا کے ملائکہ آسمان پر آپ کی تعریف کے گیت گائیں۔

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سیدی و مولائی و آقائی۔

بخدمت شریف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدکم اللہ بنصرہ ادب کے بعد گذارش ہے کہ جو میں نے پرچہ اخبار زمیندار میں پڑھا ہے کہ بیس ہزار مسلمان عورتیں ہندو ہو چکی ہیں۔

اٹھارہ تمام ریاست ... کے ضلع کی ہیں۔ اور دو عورتیں لاہور کے ضلع کی ہیں۔

عاجزہ کی عرض ہے۔ کہ یہ واقعہ پڑھکر میرے دل کو سخت جوش لگی ہے۔ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ اسی وقت اڑکر چلی جاؤں۔ اور ان کو جاکر تبلیغ کروں۔ اگر حضور پسند فرماویں۔ اور حکم دیں۔ تو عاجزہ تبلیغ کے واسطے تیار ہے۔ یہاں احمدی بہنوں میں سے کوئی بھی ایسی بہن نہیں۔ جس کو میں ساتھ لیکر چلی جاؤں۔ آپ قادیان سے ہی میرے ساتھ ایسی بہن بھیجدیں۔ کہ خدمت دین کا جوش رکھتی ہوں۔ جس طرح آپ فرماینگے۔ اسی طرح تعمیل کرونگی۔

خاکسار آپ کی خادمہ سعیدہ از لاہور

(۲)

ایک احمدی کی بے چینی

احمدی جماعت کا بچہ بچہ خدا تعالیٰ کے فضل اور بطفیل سیدنا مسیح موعود مبلغ دین اسلام ہے۔ ہر ایک احمدی چاہتا ہے۔ کہ خدمت دین میں وہی سب سے آگے ہے۔ اسکے غریب اور امیر سب ہی دین کے غلام اور اسلام کی راہ میں قربان ہیں۔ ہر ایک کی خواہش ہے کہ ان روکوں کو دور کرے۔ جو خدمت اسلام کی راہ میں حائل ہیں۔ کیا یہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی بین دلیل نہیں۔ کہ ان کے ذریعہ مسلمانوں میں سے ایک جماعت پیدا ہوگئی جو خدمت دین کے لئے اپنے اندر غیر معمولی جوش و اخلاص رکھتی ہے۔ اور اسمیں سے جو شخص کسی وجہ سے دین اسلام کی خدمت سے معذور ہوتا ہے۔ وہ اسکو سختی سے محسوس کرتا ہے۔ اور برخلاف دوسرے مسلمانوں کی جو کیفیت ہے وہ ہمارے بیان کی محتاج نہیں۔ ذیل میں ایک خط درج کیا جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوگا کہ ایک احمدی دین کی خدمت کے لئے اپنے روزگار کو چھوڑنا معمولی بات خیال کرتا ہے۔ چنانچہ حافظ شمس الدین صاحب بھاگلپوری وزیرستان سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور لکھتے ہیں:۔

"میں نے تین ماہ کی چھٹی کے لئے درخواست دی لیکن منظور نہ ہوئی۔ پھر ڈسچارج ہونے کے لئے درخواست دی تھی۔ یہ بھی منظور نہ ہوا۔ افسوس۔

میری خواہش تھی۔ کہ میں بھی راجپوتانے جاکر خدا تعالیٰ کے انعام میں شامل ہوں۔ مگر افسوس کہ یہ ہماری قسمت نہیں۔ آہ! افسوس"!

بغیر قادیان سے اطلاع ملنے کے کوئی صاحب رخصت نہ لیں

جن اصحاب نے اپنے آپ کو تین ماہ کے لئے براہ راست تبلیغ وقف کیا ہے یا جو اصحاب آئندہ اس جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہونے کی نیت رکھتے ہیں۔ انکو آگاہ کیا جاتا ہے کہ جب تک انہیں دفتر ہذا سے تیار ہونے کی اطلاع نہ ملے۔ وہ کسی قسم کی تیاری یا رخصت وغیرہ حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بعض احباب اپنا نام پیش کرنے کے ساتھ ہی خود ہی روانگی کی تیاری یا حصول رخصت کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔ اور ان اصحاب کا دیا کرنا ہمارے انتظام کو تہ و بالا کرتا ہے۔ ہم نے ضرورت کا لحاظ رکھتے ہوئے متفرق اوقات میں بھیجنے کے لئے احباب کو علیحدہ علیحدہ جماعتوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ مگر جو صاحب رخصت حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کو مجبوراً بھیجنا پڑتا ہے۔ جس سے ہماری تقسیم بگڑ جاتی ہے۔ آئندہ کے لئے تمام اصحاب اس امر کو خوب ذہن نشین کر لیں کہ اپنا نام پیش کرنے کے ساتھ ہی تیاری شروع نہ کر دیں۔ ہم تاریخ روانگی سے کافی عرصہ پہلے خود مطلع کر دیا کرینگے تاکہ جانے والے احباب اپنا مناسب انتظام کریں۔ فقط

خاکسار

(خان) محمد عبد اللہ خان (آف مالیر کوٹلہ)
نائب ناظر تالیف و اشاعت قادیان

راجپوتانہ میں معماروں کی ضرورت

حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ راجپوتانہ میں ایسے معماروں کی ضرورت ہے۔ جو کہ ایک ماہ کے لئے بغیر اجرت کے وہاں کام کریں۔ اسلئے وہ احمدی معمار جو محض خدا تعالیٰ سے اجرت کے خواہاں ہیں۔ وہ آگے بڑھیں اور جلد تر درخواستیں دفتر ہذا میں ارسال کریں۔ فقط

خاکسار محمد عبد اللہ خان نائب ناظر تالیف و اشاعت قادیان

گوجرات میں احمدیوں کا لیکچر

۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۲۳ء کی رات کو ۸ بجے سے لیکر قریباً بارہ بجے تک احمدی جماعت کے فاضل جلیل جناب حافظ روشن علی صاحب مولوی شیخ عبد الرحمٰن صاحب فاضل مصری ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول قادیان کے پبلک لیکچر نہایت کامیابی سے گوجرات میں ہوئے۔ الحمد للہ۔

ہم گجرات کی خلافت کمیٹی کے سکریٹری جناب شیخ عبد المالک صاحب اور والنٹیروں کے کپتان شیخ عبد الحکیم صاحب و دیگر معززین اہل شہر کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے نہ صرف اپنے سٹیج پر ہمارے معزز لیکچرارون کو جگہ دیکر اپنی فراخدلی کا ثبوت دیا۔ بلکہ لیکچروں کے انتظام میں ہماری ہر طرح امداد کی۔ علاوہ ازیں ہم جناب شیخ حسن محمد صاحب رئیس گوجرات کے بھی خاص طور پر مشکور ہیں جنھوں نے خاص طور پر ہماری مدد کی۔

خاکسار۔ مرزا حاکم بیگ احمدی سوجد تریاق چشم
گوجرات گڑھی شاہ دولہ صاحب

انسداد فتنہ ارتداد اور احمدی جماعت

"ہمیں یہ خبر سنکر از حد مسرت ہوئی ہے کہ ملکانہ راجپوتوں پر جو کفر کے بادل چھا گئے تھے۔ اور آریوں کی دھواں دھار تقریروں اور غلط بیانیوں سے بقول اخبار کیسری و پرتاپ دھڑا دھڑ لوگ مرتد ہو رہے ہیں۔ اسلامی مبلغوں نے ضیاء اسلام سے سیاہ بادل چاک کر دئے ہیں۔ ہمارے دفتر میں آج تک جس قدر خبر پہونچی زائد از

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۲۳- اپریل ۱۹۲۳ء

ہندوستان میں ارتداد کے شعلے

علماء اسلام کی دفاعی مساعی

احمدی واجب القتل ہیں!

(۱)

صلیبی جنگوں کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ تمام یورپ متحدہ طاقت کے ساتھ اٹھا کہ اسلام اور مسلمانوں کو حرف غلط کی طرح صفحہ ہستی سے مٹادے۔ متحدہ یورپ کا ارادہ تھا کہ ارض شام مسلمانوں سے چھنکر عیسائیوں کے قبضہ میں آجائے۔ وہ زمین جو توحید کے نعروں سے آباد تھی۔ گرجوں کے گھنٹوں سے نقارخانہ بنجائے اور ایک زندہ خدا کی بجائے مُردہ خدا کی پرستش ہونے لگے۔

اسلام پر یہ بہت ہی نازک وقت تھا کہ مُسلمان منتشر اور پراگندہ تھے۔ اور عیسائی متحد اور مجتمع۔ عیسائی ایک حد تک اپنے ارادوں میں کامیاب بھی ہوئے ان کی اس کامیابی نے ان کے پست ارادے بلند کردئے اور وہ بیت المقدس کے قبضہ کے بعد تمام عالم اسلام پر صلیب کا جھنڈا اُڑانے کے خواب دیکھنے لگے۔ اس وقت خدا نے ایک مرد مسلمان حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی کے دل میں حمایت اسلام کا جوش ڈالا۔ باوجود اس کے کہ وہ اکیلا اور اس کی فوج یورپ کی متحدہ فوج کے مقابلہ میں بہت تھوڑی تھی۔ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور یورپ کے بڑھتے ہوئے صلیبی لشکروں کے سیلاب کے آگے دیوار آہن کی طرح جم گیا۔ مورخین بتاتے ہیں کہ ہفتوں تک اس عاشق اسلام کا تخت گاہ اس کے گھوڑے کی پیٹھ تھی۔ اور اس کا محل درخت کا سایہ۔ وہ مرد خدا اکیلا تھا۔ اور اس کے پاس سامان نہ تھا۔ لیکن وہ خدا کے دین کی خدمت کے لئے میدان میں آیا تھا۔ خدا تعالےٰ اسکے جوش اور خلوص سے واقف تھا۔ اس نے اسکے کمزور بازوؤں کو قوی کردیا۔ اور اس کے بے سروسامان لشکر کے کارناموں میں ایسی برکت ڈالی۔ کہ صلیبی حملہ آوروں کا طوفان تھم گیا۔ اور فتنہ کے بادل پھٹ گئے۔ بالآخر یورپ کی متحدہ طاقت صلاح الدین کے اسلحہ کی تابانی اور برش سے منتشر اور پراگندہ ہوگئی۔

(۲)

باقی مسلمان سلطنتیں نہ صرف یہ کہ اسوقت صلاح الدین کی مدد پر نہ تھیں۔ بلکہ ان میں سے بعض نے یورپ کے صلیبی حملہ آوروں کی پیٹھ ٹھونکی۔ اور فرانس کے بادشاہ کے ایماء پر اپنے کارندے اس غرض سے چھوڑے کہ اسلام کے اکیلے محافظ کی زندگی کا خاتمہ کردیں۔ چنانچہ اس مجاہد فی سبیل اللہ صلاح الدین پر تین دفعہ مسلمانوں نے حملہ کیا۔ کہ اس کو قتل کر ڈالیں۔ اور خدا نے تینوں ہی دفعہ ان کے حملے کو ناکام اور نامراد کیا۔ اور بیت المقدس کی کنجیاں صلاح الدین فاتح نے یورپ کے متمرد مذہبی حملہ آوروں کے ہاتھ سے چھین کردم لیا۔

(۳)

اس واقعہ پر صدیاں گذر گئیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ مُسلمانوں کی سیرت نہیں بدلی۔ اور بار بار کے تجارب نے ان کو دوست و دشمن میں تمیز کرنا نہیں سکھایا۔ آج لاکھوں مُسلمان ارتداد کی چوکھٹ پر کھڑے ہیں۔ لیکن انصاف کرکے بتایا جائے کہ کون اس ارتداد کے فتنہ کے فرو کرنے کے لئے سر پر کفن باندھ کر نکلے ہیں۔ ضرورت نہیں کہ ہم بتائیں کہ وہ کون ہیں۔ مخالف بتاتے ہیں ہندو اور سکھ اخبارات کے بیانات ہی اس بات کو واضح کردینگے چنانچہ سکھ اخبار لائل گزٹ لکھتا ہے۔

"ملکانہ راجپوتوں میں شدھی کے کام کو روکنے کے بہانہ سے مرزائی حضرات کو اپنا پراپگنڈا مسلمانوں میں کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ ملکانہ تو وہ ایک بھی واپس نہ لائینگے۔ مگر اس بہانہ سے مسلمانوں کو مرزائی بنانے میں کامیاب ہوجائینگے۔

(لائل گزٹ - ۸ - اپریل ۱۹۲۳ء)

"ملکانوں میں شدھی کیا ہوئی۔ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ مرزائیوں کو بھی فتنہ ارتداد کے بہانہ مُسلمانوں کو مرزائی بنانے کا موقع مل گیا۔ اور انہوں نے ملکانوں کو مُسلمان بنانے کی بجائے اُلٹا مسلمانوں کو مرزائی بنانا شروع کیا۔ غریب مسلمان پرچار کوں نے جب دیکھا کہ محمدی گلہ کی نگہبانی کا کام مرزائی بھیڑیئے نے اپنے ذمے لیا ہے۔ تو ان کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہوگئے۔"

(لائل گزٹ ۱۵ - اپریل ۱۹۲۳ء)

یہ ایک دشمن کی رائے ہے۔ جو ہندوؤں سے ملی بھگت رکھتا ہے۔ وہ خوف زدہ ہے کہ احمدی ہندوؤں سے ان کا شکار نہ چھین لیں۔ اس لئے وہ ہماری طاقت سے مرعوب ہوکر مسلمانوں کو ہم سے بدظن کرنے کے درپے ہے۔ لیکن اس سے یہ ثابت ہے کہ مخالف معترف ہے کہ ہم سے مقابلہ سخت ہے۔ پھر خود آریہ اخبارات احمدیوں

کے متعلق مختلف طریق سے اظہار خیال کر رہے ہیں چنانچہ ۱۷ اپریل پرتاب لکھتا ہے کہ :-

"اس فتنہ ارتداد پر زیادہ تر پیچ احمدی کھا رہے ہیں"

اور تو اور مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہلحدیث ۱۶ - اپریل میں گو اس فتنہ ارتداد کو نعوذ باللہ اپنی خوش فہمی سے حضرت مسیح موعود کی تکذیب کی دلیل بتاتے ہیں - مگر اتنا کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ ارتداد کے روکنے کے لئے قادیانی واعظ بھی گئے - اور سب سے زیادہ گئے -

غرض دوست و دشمن دونوں مقر ہیں کہ احمدی ہی اس فتنہ کے انسداد کے لئے سب سے آگے سینہ سپر ہیں ؎

(۴)

یہ حالات ایک طرف ہیں - دوسری طرف مسلمان علماء کی کیا حالت ہے - اور باتوں سے قطع نظر کر وہ دشمن کی تائید ہماری مخالفت میں کس کس طرح کر رہے ہیں - سب سے عجیب دفاعی مساعی جن پر علماء کہلانے والے عمل کر رہے ہیں - یہ ہے - کہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی جالندھر میں ایک لیکچر دیتے ہیں اور اس میں فرماتے ہیں :-

"موجودہ وقت میں ہم مسلمان تمام دنیا کے لوگوں سے خواہ وہ آریہ ہوں - یا دیو سماجی عیسائی ہوں یا یہودی وغیرہ صلح کر سکتے ہیں لیکن احمدیوں سے صلح ہرگز نہیں کر سکتے اور اگر کسی اسلامی سلطنت کا ایسا فرقہ ہو تو تین دن کے اندر واجب القتل ہے - نیز غیر مسلم لوگ خواہ وہ کوئی ہوں اسلامی سلطنت کے اندر ذمی ہو کر بود و باش رکھ سکتے ہیں - مگر اس فرقہ کے لئے یہ اجازت نہیں"

لیکن یہ ایک ہی جگہ کا واقعہ نہیں - معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب نے آجکل ہماری مخالفت کے لئے در پے ہیں - کہ ہر جگہ اسی قسم کے لیکچر دیتے پھر رہے ہیں - چنانچہ آپ نے گوجرانوالہ میں جو لیکچر دیا - اس میں بھی انہی خیالات کا اظہار فرمایا - ہمارے معزز نامہ نگار لکھتے ہیں کہ :-

"مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے ہم پر کفر کا فتویٰ دیا اور یہاں تک کہا کہ ہندوؤں اور عیسائیوں سے ہمارا اتفاق ہو سکتا ہے - وہ ان (احمدیوں) سے اچھے - مگر ان سے نہیں ہو سکتا - یہ سب کافر ہیں - اور ان کے کفر کی وجہ دریافت کرنے والا بھی کافر ہے"

ایک اور مولانا جودت صاحب میرٹھی جہادی جالندھر میں اثناء تقریر میں فرماتے ہیں

"مذاہب عالم میں صرف ایک جماعت احمدیہ ہے جو خدا کے راستہ پر نہیں - اور نہ اسے خدا سے کسی قسم کا تعلق ہے - باقی دنیا کے تمام مذاہب سناتن - آریہ - یہودی - عیسائی - مجوسی - دہریہ وغیرہ سب کے سب راہ راست پر ہیں - سب بخشے جائینگے (مگر یہ نہیں) ہندو وید رکھتے ہیں - عیسائی انجیل والے ہیں - یہود کے پاس توراۃ ہے - مجوسی اہل کتاب ہیں - مگر جب مرزائیوں سے پوچھا جائے - کہ تمہارے رسول پر کونسی کتاب نازل ہوئی - تو کہتے ہیں کہ کچھ نہیں - اجی وہ کچھ نہیں کونسی کتاب کا نام ہے"

احمدی جو کفار کے مقابلہ میں اسلام کی حفاظت کی خدمت انجام دے رہے ہیں - ان کے متعلق مولوی صاحب کے یہ خیالات ہیں - لیکن جب آپ کو مسلمان ہزاک کی طرف سے رقعہ لکھا گیا - آپ ارتداد کے متعلق کچھ بیان فرمائیں - تو آپ خاموش ہو جاتے ہیں - جب جلسے کے بعد پرائیویٹ ملاقات میں آپ سے دریافت کیا جاتا ہے تو آپ فرماتے ہیں :-

"ایک تہائی ہندو آئے ہوئے تھے - اگر میں ملکانہ کی طرف رجوع کرتا - تو وہ لوگ اٹھ کر چلے جاتے اور وہ رنجیدہ خاطر ہو جاتے - لیکچر کی رونق کو نقصان پہنچتا -"

(۵)

سبحان اللہ! کیسے دشمن اسلام ہیں کہ اپنے گھر بار چھوڑ کر پا پیادہ اپنے خرچ پر - بغیر ایک پیسہ معاوضہ کے بھوکے ننگے - اس حال میں کہ بہت کو درختوں کے پتوں سے اپنی پیاس بجھانی پڑتی ہے - حفاظت اسلام میں مصروف ہیں مگر وہ مقدس ہستیاں جو اسلام کی علم بردار ہیں - اس میدان کی طرف پیٹھ کر کے ان کافروں کو واجب القتل ٹھیرا رہے ہیں - جو اسلام کی راہ میں فنا ہیں -

کیا یہ صلیبی جنگوں اور سلطان صلاح الدین فاتح کے واقعات کا اعادہ نہیں - ہم خدا سے داد بھی چاہتے ہیں اور امداد بھی - وہ ہماری ہستیوں کو دیکھتا - ہمارے دلوں کا واقف ہے - اسی پر ہمیں بھروسہ ہے - وہی ہمارا کارساز ہے - ہم علماء کے فتوؤں سے ہراساں نہیں وہ ہماری مخالفت کئے جائیں - ہم اشاعت اسلام کے لئے سینہ سپر ہیں :

(۶)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے خوب فرمایا ہے :-

سہل باشد از زبان خویش تکفیر کسے
مشکل افتد آں زماں چوں پرسد از وے کردگار

کلمہ گویاں را چرا کافر نہی نام اے اخی
گر تو داری خوف حق رو ز بیخ کفر خود برآر

پیر گشتی خلق پیراں را نمیدانی ہنوز
ایں وتے کشد چوں پیراں صدق و سوز اصطبار

گر کنی تکفیر قوم خود چہ کار سے کردہٖ
رو اگر مردی یہودے را باسلام اندر آر

چوں نسیم صبح محشر پردہ بردارد ز کار
کیست کافر کیست مومن خود بگردد آشکار

گر خرد مندی بروکن فکر نفس خود نخست
لاف ایماں خود چہ چیزے نور ایماں را بیار

چند بر تکفیر نازی چند استہزار کنی
رو بایمان خود و مارا بکفر ما گذار

مے نہ ز فردوسم حکایت کن نہ از آلام نار
کز غم دین محمدؐ مے زیم شوریدہ وار

اندراں وقتیکہ یاد آید مہم دیں مرا
بس فراموشم شود ہر عیش و رنج ہر دو دار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

استقامت کی ضرورت

بعض رسوم کے پائے جانے سے ملکانے ہندو نہیں بن سکتے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

۳۰ مارچ ۱۹۲۳ء

سورہ فاتحہ اور آیات اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا وَ اَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ۔ نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓؤُکُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ ۚ وَ لَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَشۡتَہِیۡۤ اَنۡفُسُکُمۡ وَ لَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَدَّعُوۡنَ ۔ نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِیۡمٍ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ

موقعہ کی بات

یہ آیات جو میں نے پڑھی ہیں ان میں ایک اہم امر کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کیا گیا ہے۔ اور وہ امر موجودہ زمانہ کے لحاظ سے ایسا اہم اور ضروری ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ میری صحت اجازت نہیں دیتی تھی۔ کہ ایسے اہم مسئلہ پر تقریر کروں۔ کیونکہ بات لمبی ہوتی ہے۔ لیکن میں نے خیال کیا کہ اس اہم بات کو اور وقت پر اٹھا رکھنا مصلحت کے خلاف ہے ہر بات کا فائدہ اسی وقت ہوتا ہے۔ جب اس کا وقت اور موقع ہو۔ لیکن جب وقت نہ رہے تو اس کا فائدہ نہیں ہوتا۔ ایک شخص خدا کی نافرمانی کرتا ہے۔ اور دکھ اٹھاتا ہے۔ اور ایک شخص خشیت الٰہی سے روتا ہے۔ دونوں برابر نہیں۔ بعض باتیں موقع پر یاد آجاتی ہیں۔ اور اپنا کام کر جاتی ہیں۔

بات سے بات یاد آجاتی ہے

حضرت خلیفہ اول کا ایک چھوٹا سا بچہ فوت ہوا۔ اس کی والدہ وغیرہ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اور اسپر شریعت کوئی روک نہیں ڈالتی۔ مگر اس وقت ایک عورت آئی وہ اس طرح رو رہی تھی کہ سب کو حیرت ہوئی۔ کہ رشتہ دار تو اس درد سے روتے نہیں۔ اسکو رونے کی کیا وجہ ہے۔ آخر اس سے پوچھا گیا۔ کہ اس کا کیا باعث ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ اس وقت ایک شخص مجھے نظر آیا ہے جس کی شکل میرے بھائی جیسی ہے۔ میرا بھائی فوت ہو چکا ہے۔ اس کو دیکھکر میں رو پڑی۔ کہ اس کو دیکھکر مجھے اپنا بھائی یاد آگیا۔ وہ شخص اس سے پہلے بھی اس کے سامنے آتا تھا۔ مگر اس کو دیکھکر رونے کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت دل نرم تھا۔ بچہ کی موت کا اثر ہوا۔ دوسرے وقت میں یہ بات نہیں ہوتی تھی۔

فتنہ ارتداد اور مومن کی ذمہ واری

اس وقت ہندوستان میں ارتداد کا فتنہ پھیلا ہوا ہے۔ انہی فتنوں کے انسداد کے لئے یہ آیت تھی۔ یہ فتنہ مسلمانوں کی بے توجہی کا نتیجہ ہے۔ پس جماعت کو چاہیئے کہ ہمیشہ اس مضمون کو مدنظر رکھا کرے۔ اور بھولے نہیں۔ اس آیت میں مومنوں بندوں کی ذمہ واری بیان کی گئی ہے۔ وہ جو کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ جس کو ہم خدا مانتے ہیں۔ وہ اللہ واحد ہستی ہے۔ اللہ علَم ہے۔ جو ذات کا نام ہے۔ اللہ رب ہے۔ اور اپنی ذات میں کامل ہے اس کے سوا ہم کسی کو نہیں مانتے۔ توحید کامل اسلام کے سوا کہیں نہیں ملتی۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ ہم اسلام کو مانتے ہیں۔ وہ مانتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس پر استقامت کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کو ماننے پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس کو ادا کرتے ہیں۔ جب ان میں یہ دو باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ تو ان پر ملائکۃ اللہ نازل ہوتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ تم خوف و حزن نہ کرو۔ خوف کے مقابلہ میں جب حزن ہو تو اس سے آئندہ ڈر مراد ہوتا ہے۔ پس ان کو کہا جاتا ہے کہ نہ پچھلی غلطیوں کا خوف کرو۔ نہ آئندہ کے لئے ڈرو کہ ہمت ہار دو۔ اور پھر صرف ان کو یہی نہیں کہتے کہ تمہارے لئے کوئی صدمہ نہیں۔ بلکہ وہ ان کو کہتے ہیں کہ تم خوش ہو جاؤ۔ تمہارے لئے ہی وہ آرام ہیں جن کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔

استقامت

یہ بات جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے۔ اس میں یہ ذکر نہیں کہ منہ سے کہدیا اور استقامت ہو گئی۔ بلکہ استقامت وہ ہوتی ہے جو اعمال میں ہوتی ہے۔ استقامت گذشتہ واقعات پر ہی نہیں۔ بلکہ آئندہ آنے والی مشکلات اور تکالیف کے مقابلہ میں مضبوطی دکھانے کا نام استقامت ہے استقامت میں وہ ذمہ واریاں مراد ہیں جو دعویٰ ایمان باللہ کے ساتھ عائد ہوتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہے کہ مسلمان یا احمدی ان فرائض کو ادا کریں۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان پر عاید کئے گئے ہیں جب تک مسلمان یا احمدی یہی حقیقی اسلام کی جماعت ہے۔ سمجھتے رہینگے کہ محض کلمات کافی نہیں۔ بلکہ کلمہ کے معنے یہ ہیں کہ ہم نے وہ بوجھ اٹھا لیا جو اس کلمہ کے پڑھنے یا بیعت کرنے کے ساتھ ہم پر عاید ہو گیا۔ تب تک وہ استقامت کے موافق نہیں ہونگے۔

استقامت ہو تو فرشتے نازل ہوتے ہیں

کلمہ شہادت پڑھنے اور بیعت کرنے کے موقع میں کہ گویا یہ اقرار ہے کہ میں نے ان ذمہ واریوں کو اٹھا لیا۔ جو بیعت اور کلمہ شہادت کے ساتھ انسان پر عائد ہو جاتی ہیں۔ جب کوئی شخص ان ذمہ واریوں کو اٹھا لیتا ہے۔ پھر ان پر فرشتہ نازل ہوتا ہے۔ کروڑوں مسلمان ہیں جو ربنا اللہ کہتے ہیں۔ اور کہتے رہتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان پر نزول ملائکہ نہیں ہوتا۔ ان کو کوئی بشارت نہیں ملتی۔ ان پر مہربانی کا سلوک نہیں ہوتا۔ ہو نہیں سکتا۔ کہ ایک شخص بادشاہ کا درباری ہو۔ اور اس سے بادشاہ مہربانی سے پیش نہ آئے۔ یہ سچ ہے کہ مراتب ہوتے ہیں۔ ایک مقرب سے بادشاہ باتیں کرتا ہے۔ لیکن ایک شخص جو اتنا مقرب نہ ہو۔ اس سے

گو باتیں نہیں کرتا۔ مگر وہ رہتا بادشاہ کی نظر میں ہے۔ اور بادشاہ کی مہربانیوں سے حصہ لیتا ہے۔ پس گو اللہ کے پیارے بندوں میں درباری کی حیثیت رکھتے ہوں۔ مگر خوف و حزن سے ان کی حفاظت ضرور ہونی چاہئے لیکن ہم دیکھتے ہیں مسلمانوں کی یہ حالت نہیں ہے۔ آج جتنی آلام اور تکالیف مسلمانوں پر ہیں۔ اور ان پر نہیں۔ دولت ان کے پاس نہیں۔ اخلاقی طور پر ان کی وہ بری حالت ہے۔ کہ شرم آتی ہے پھر کونسی بات ہے۔ جس سے سمجھا جائے۔ کہ ان پر خوف و حزن نہیں۔ فرشتوں کا نازل ہو کر بشارت دینا تو بڑا مقام ہے۔ ان کو ادنے مقام بھی حاصل نہیں۔ حتیٰ کہ وہ بھی نہیں۔ جو کفار کو حاصل ہے۔ کفار محفوظ ہیں۔ مگر یہ نہیں۔ یہ حالت کیوں ہے۔ یہی کہ نہ یہ حقیقی معنوں میں ربنا اللہ کہتے ہیں۔ نہ ان میں استقامت ہے۔ ان ذمہ داریوں کو بھلا بیٹھے جو ان پر عاید ہوئی تھیں۔ اس کا نتیجہ تنزل اور انحطاط ہے۔

ماضی و حال کے مسلمان

یہ فتنہ ارتداد ور قوم مولیان میں بھی ہوگا۔ کئی جگہ تحریک ہے۔ گو ظاہر نہ ہو۔ کوششیں جاری ہیں۔ کہ مسلمانوں کو مرتد کیا جائے۔ ایک زمانہ میں مسلمانوں پر لالچ اور خوف کا اثر نہ ہوتا تھا۔ اور ان کے پاس حق تھا حق پر کوئی دلیل نہ چلتی تھی۔ یہ دوسروں کو حق کے زور سے کھینچ لیتے تھے۔ مگر آج ہر ایک چیز مسلمان کہلانے والوں کے دل کو ڈگمگا دیتی ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ ان میں استقامت نہیں رہی۔ لالچ اور خوف نے اپنا اثر ڈالدیا ہے۔

صحابہ کے زمانہ میں ربنا اللہ کہتے تھے اور استقامت دکھلاتے تھے۔ ان کی یہ حالت تھی کہ کوئی چیز ان کو ان کے مقام سے نہیں ہٹا سکتی تھی۔ ایک صحابی کو کفار نے پکڑ لیا۔ اور تجویز کی کہ ان کو قتل کر دیا جائے۔ سب تیاریاں ہو گئیں۔ اس وقت ان سے پوچھا گیا۔ کیا تم پسند کرو گے۔ کہ تم آزاد ہو جاؤ۔ اور تمہاری بجائے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پکڑ کر اس طرح قتل کیا جائے۔ اور تم اپنے گھر میں آزادی اور آرام سے بیٹھو۔ اس وقت اس صحابی نے جواب دیا۔ تم نے جو بات کہی ہے وہ تو بہت بڑی بات ہے۔ میں تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھ جائے۔

ایک شخص جو قتل کیا جانے کے لئے تیار ہے اور اس کو امید دلائی جاتی ہے۔ کہ تم آزاد کر دئے جا سکتے ہو۔ وہ اتنا بھی سننا گوارا نہیں کرتا۔ کہ وہ آرام سے بیٹھے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا چبھ جائے۔

گذشتہ زمانہ کا ایک مباحثہ

یہ استقامت کی بات تھی اور پھر دلائل کی یہ حالت تھی کہ ابھی قسطنطنیہ فتح نہیں ہوا تھا۔ ایک عیسائی بادشاہ نے ایک مسلمان بادشاہ کو لکھا کہ ایک عالم کو بھیج دیجئے ہم تحقیقات مذہب کرنا چاہتے ہیں۔ قسطنطنیہ میں پادری لوگ جمع ہو گئے۔ انہوں نے خیال کیا کہ مولوی صاحب کو آتے ہی شرمندہ کریں۔ جب دربار لگ گیا تو پادری نے کہا کہ آپ کے رسول کی بیوی عائشہ پر الزام لگایا گیا ہے۔ اور الزام لگانے والے بھی آپ کی قوم ہی میں سے ہیں۔ اس لئے یہ اعتراض مضبوط ہے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے مسلمان عالم کے دل میں ڈالدی۔ اور انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو معمولی بات ہے۔ یہ دو واقعات ہیں جو آسانی سے حل ہو جاتے ہیں۔ دو عورتوں پر زنا کا الزام لگایا ہے ایک تو وہ ہے جس کا خاوند موجود ہے اور اس پر زنا کا الزام بھی دیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے کوئی اولاد نہیں ہوتی۔ ایک اور عورت ہے۔ جس کی شادی نہیں ہوتی۔ اس کو زنا کا الزام دیا جاتا ہے۔ اور اس کے بچہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ پادری شرمندہ ہوا اور کہا کہ مولوی صاحب آپ نے تو سختی شروع کر دی۔ وہ تو میں نے یونہی بات کی تھی۔ اس واقعہ سے پتہ لگتا ہے کہ ایسی ضرورت کے وقت پہلے علماء نے بھی سختی سے جواب دیا۔ وہ لوگ جو کہا کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے یسوع کو گالیاں دی ہیں۔ دیکھ لیں پہلے علماء بھی جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملہ ہوتا دیکھتے تھے۔ تو دشمن کو اس کے گھر سے آگاہ کرنے کے لئے سختی سے جواب دیا کرتے تھے۔

دشمن کے مقابلہ میں دلائل فوراً سکھائے جاتے ہیں

اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو وقت پر دلیل سکھاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب کوئی دشمن دین حملہ کرے تو اللہ تعالیٰ فوراً مجھے جواب سکھاتا ہے۔ ماننا نہ ماننا اور بات ہے مگر دشمن سے اس کا جواب نہیں بن پڑتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ احمدیوں کو چھوڑ کر دلائل کے رنگ میں بھی مسلمان گرتے جاتے ہیں۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ انہوں نے ربنا اللہ کہنا اور استقاموا کی حالت کو چھوڑ دیا ہے۔ دین سے ناواقف ہیں۔ اور اس کیلئے حقیقی درد نہیں۔ اس لئے ایسی قوم مستحق نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ خدا کی تائید کو جذب کر سکے ایسی قوم ہلاک ہوا کرتی ہے۔

اگر علماء اسلام ان لوگوں کی جو آج مرتد ہو رہے ہیں۔ کچھ بھی خبر رکھتے۔ اور ان کو مسائل اسلام سے واقف کراتے تو آج آریہ لوگ ان کو اپنا لڈ ہمیٹ لینے کی جرأت نہ کرتے۔ حقیقی اسلام تو کہاں۔ ان کو قشر سے بھی واقفیت نہیں ہو سکتی۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ مسلمانوں نے استقامت نہ دکھائی۔ اور اس ذمہ داری کو نہ سمجھا۔ جو مسلمان ہو کر ان پر عائد ہوئی تھی۔ اور پانچسو سال تک استقامت دکھائی۔ اور پھر بیٹھ گئے۔

آئندہ نسل کی متعلق جماعت کی ذمہ واری

یہ امر اس وقت ہماری جماعت کیلئے قابل غور ہے ہم نے بھی ربنا اللہ کہا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ استقامت دکھائیں۔ اس وقت مسلمانوں کی حالت زبان حال سے کہہ رہی ہے کہ

من نہ کردم شما حذر بکنید

ہمیں پچھلے لوگوں کی حالت سے سبق لینا چاہیئے اور چوکس ہو جانا چاہیئے۔ میں کہتا ہوں کہ جہاں ہمیں مرتد ہونے والوں کے بچاؤ کی فکر کرنی چاہیئے ان کو بھی بچائیں جو ان کے قریب ہیں۔ اور پھر اپنی نسلوں کے متعلق بھی

اس اُصول کو مدنظر رکھیں کہ آیندہ ہماری نسلیں اسلام سے واقف ہوں۔ اور پھر وہ اپنی نسلوں کو اسلام سے واقف کریں۔ اور اسی طرح قیامت تک یہ سلسلہ چلا جائے اگر ہم نے اس بات کا خیال نہ رکھا۔ تو نعوذ باللہ ہمیں بھی آیندہ اس خطرے سے دو چار ہونا پڑیگا جو راجپوتوں کے درپیش ہے *

آریہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ ان میں ہندوانہ رسوم ہیں۔ اس لئے وہ پہلے ہی سے ہندو ہیں۔ مگر ہندوستانی مسلمانوں کی کونسی قوم ہے۔ جسمیں ہندوانہ رسوم نہیں۔ کیا سیدوں میں ہندوانہ رسوم نہیں۔ کیا مغلوں میں نہیں۔ کیا یہ بھی ہندو ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب اپنے مذہب سے واقفیت نہ ہو۔ تو ہمسایہ قوموں سے متاثر ہونا بڑی بات نہیں۔ اگر سیدوں میں رسوم ہیں۔ اور وہ ہندو نہیں۔ مغلوں اور قریشیوں میں ہندوانہ رسوم ہیں۔ اور وہ ہندو نہیں۔ تو مسلمان راجپوتوں میں اگر کچھ رسوم ہندوانہ پائی جاتی ہیں۔ تو وہ کیسے ہندو ثابت ہوگئے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ مُسلمان تھے۔ اور دل سے مُسلمان ہوئے تھے لیکن ان کی تربیت علماء نے نہ کی۔ جس حال میں تھے اسی میں چھوڑ دئے گئے۔ تربیت نہ ہونے کے باعث ہندوانہ رسوم ہمسایوں کے اثر سے آگئیں۔ اور راسخ ہوگئیں پس نئے آنے والوں کی تربیت ضروری ہے۔ جب تک ایک فرد واحد بھی موجود رہتا ہے۔ جو اسلام سے ناواقف ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس کو آگاہ کریں۔ اور استقامت کے ماتحت ان کا فرض ہے کہ اپنے کمزور بھائیوں کو پختہ اور مضبوط بنائیں۔ ورنہ کفار ان کو کھا جائینگے۔

جب تک جماعت کی یہ حالت بحیثیت مجموعی نہ ہو کہ وہ اسلام پر پختہ اور اصول سے واقف ہو جائے اس وقت تک جماعت محفوظ نہیں کہی جا سکتی۔ اگر افراد خطرے میں رہیں۔ تو جماعت خود بخود خطرے میں ہوتی ہے۔ اگر ایک کمرے کو آگ لگ جائے۔ تو سارا مکان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ پس اگر ایک بھی کافر رہیگا۔ تو وہ ترقی کریگا۔ اور کفر پھیلائیگا

مومن کے کام کا وقت ہوتا ہے۔ اگر وقت پر کام نہ کیا جائے۔ تو خطرہ ہوتا ہے۔ زندگی کا اعتماد نہیں۔ اسلئے جو کام ہو جائے۔ وہ غنیمت سمجھنا چاہیئے ہمارا فرض ہے کہ اپنی نسلوں کی حفاظت کریں۔ اور آیندہ نسلوں کو وصیت کردیں۔ کہ وہ اپنی نسلوں کو دین سے بے خبر نہ ہونے دیں۔ اگر ایسا نہ ہُوا۔ تو جو قوم استقامت کو چھوڑے گی۔ اس کی نسل کے لئے یہی خطرہ درپیش ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ آیندہ نسلوں کی حفاظت کریں۔ اور ان کی حفاظت کریں جو ہم میں شامل ہوں اگر دنیا میں ایک بھی ایسا شخص ہے۔ جو لا الہ الا اللہ نہیں کہتا۔ تو پھر ہمارے لئے امن سے بیٹھنے کا وقت نہیں۔ ایک وقت عیسائی کتنے تھوڑے تھے۔ مگر آج دنیا پر چھائے ہوئے ہیں۔ اگر ہم استقامت دکھا کر اپنا فرض پورا کریں۔ تو خدا کے فرشتوں کی آواز سُن سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں *

جب ہم اپنا فرض پُورا کرینگے۔ تو خدا کے فرشتے ہمیں بشارت دینگے۔ کہ ہم دنیا میں تمہارے دوست ہیں۔ اور آخرت میں تمہارے ساتھ رہینگے۔ تمہیں خیر اس دنیا میں بھی ملیگی اور آخرۃ میں بھی۔ اور اس خیر میں ولکم ما تشتھی انفسکم جو تم چاہو گے وہی ملیگا۔ وہاں مانگنے کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ مانگنے سے پہلے وہ چیزیں موجود ہونگی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو خواہشیں ہونگی۔ وہ پوری کی جائینگی۔ پھر نئے سامان کئے جائینگے۔ اور اچھے انعام دئے جائینگے فرمایا۔ نزلا من غفور رحیم۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو غفور و رحیم ہے۔ بطور مہمانی سامان ہونگے ایک تو مومن کے اچھے کام فضل کو جذب کرینگے دوسری صفت مغفرت کے ماتحت کہ جو کمی رہی۔ اس کو وہ پورا کریگا اور کوشش کے بعد جو کمزوری ہے۔ اس سے چشم پوشی فرمائیگا۔

پس انسان کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ استقامت دکھائے اگر صدمہ سے محفوظ رہنا چاہتا ہے تو استقامت کو نہ چھوڑے۔ ضرورت ہے کہ ہر ایک انسان اپنے نفس کے علاوہ اپنی نسل کی فکر کرے۔ اگر نسل کی فکر نہیں کی جاتی۔ تو خوف و حزن سے بچاؤ نہیں۔ خوف و حزن سے بچنے کا طریق یہ ہے۔ کہ ہر ایک نسل اپنی آیندہ نسل کو حق کی تعلیم دے۔ اور حق پر قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ یادرکھو۔ جب تک تم اس فرض کو ادا کروگے محفوظ رہوگے۔ اور جب تمہاری کسی نسل نے چھوڑ دیا۔ تو پھر وہ ہلاک ہونگے *

اللہ تعالیٰ پہلوں کی ہلاکت سے ہمیں سبق دے اور ہم وہ راہ اختیار نہ کریں جو ہلاکت کی راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر ہلاکت کے دروازے بند کردے۔ اور اپنے فضل و رحم کے دروازے کھولدے *

کیا آریہ سماج کی مقدس تعلیم آگاہ کرنا شرارت ہے؟

۱۹۔ اپریل ۱۹۲۳ء کے پرتاپ میں قادیان کے کسی اپنے مذہب سے ناواقف مگر جوشیلے آریہ کی طرف سے ایک نوٹ بعنوان "قادیانی احمدیوں کی شرارت" شایع ہوا ہے۔ جسمیں شکایت کی گئی ہے کہ للاسفر صاحب نے چوک بازار میں

"ایک نہایت اشتعال انگیز اور تہذیب سے گری ہوئی تقریر کی۔ جسمیں ہندوؤں اور سکھوں کے بزرگوں کو دل کھولکر گندی گالیاں سنائیں"

سکھوں کے بزرگوں کو گالیاں دینے کا افتراء تو کبھی باور کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اس لئے کہ احمدی جماعت کا عقیدہ ہے۔ کہ سکھوں کے بزرگ نیک مسلمان تھے اس لئے کوئی شخص اپنے بزرگوں کو کبھی گالیاں نہیں دے سکتا۔ رہا ہندوؤں کے بزرگوں اور ویدوں کے خلاف تہذیب سے گری ہوئی تقریر کرنا۔ سو اس کے جواب میں گذارش ہے۔ کہ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے۔ کہ وید میں نیوگ کی تعلیم ہے۔ اور پنڈت ہی دھر صاحب نے وید کی تفسیر میں نہایت سے تفاق

بیان کئے ہیں۔ اور پنڈت دیانند صاحب نے ہندو عورتوں کے لئے نیوگ کا مسئلہ بیان کیا ہے۔ جس سے وہ بے اولادی کی مصیبت سے نجات پا سکتی ہیں۔ اور ایک جھوڑ گیارہ بچے تک حاصل کر سکتی۔ تو اس میں آریوں کے بزرگوں اور ان کے وید کے خلاف کونسی بات کہی جاتی ہے۔ اور اسمیں کونسا خلاف تہذیب امر ہے۔ یہ تو عین آریہ تہذیب کے مطابق ہے۔ کہ نیوگ کا مسئلہ اچھی طرح بیان کیا جائے۔ اور اس سے آریوں اور دیگر تمام پبلک کو آگاہ کیا جائے۔ لیکن اگر آریہ لوگ نیوگ کی تعلیم کو ناپاک اور گندی اور شیطانی اور دیوثانہ خیال کرتے ہیں۔ تو ان کو چاہیئے کہ براہ مہربانی پہلے ستیارتھ پرکاش کے اس حصہ کو نکال کر پھونک ڈالیں۔ جسمیں ان کے مہارشی نے ان کی بیویوں اور بیٹیوں اور بہوؤں کے لئے نیوگ کا نسخہ تجویز کیا ہے۔ اور ان شلوکوں کو بھی ویدوں میں سے چھیل ڈالیں۔ جنمیں سے پنڈت دیانند جی مہاراج نے یہ تعلیم لے کر ہندو قوم کے سامنے پیش کی ہے برخلاف اس کے اگر آریہ لوگ اس کو پاک اور اعلےٰ درجہ کی اور عین انسانیت کے مطابق تعلیم سمجھتے ہیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ اسے ایسا ہی سمجھیں۔ تو ان کو اس شخص پر خفا ہونے کا کوئی حق نہیں۔ جو ستیارتھ پرکاش اور وید کے حوالہ سے آریوں کی تہذیب کا مرقع کھینچتا ہے۔

قادیانی مشن مسلمان نہیں ہیں میں ان کا بھید لے رہا ہوں

از مہاشہ چمن لال والنٹیر راجپوت سیوا مشن لاہور۔ حال وارد آگرہ

۱۸- اپریل کے اخبار پرتاپ میں ایک مکالمہ ایک معزز آریہ پرچارک کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس کے ضروری حصے الفضل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ مکالمہ فرضی ہے۔ اگر پورا فرضی نہیں۔ تو اس میں آریہ مہاشہ نے بہت کچھ جھوٹ سے کام لیا ہے۔ یہ مکالمہ آریہ کی ان چالوں میں سے ایک چال ہے۔ جو یہ قوم اسلام اور احمدیت کے خلاف چل رہی ہے۔ اس مکالمہ میں جہاں یہ غرض مدنظر رکھی گئی ہے۔ کہ مسلمانوں پر الزام لگانے کے ساتھ احمدیوں کے خلاف مسلمان پبلک کو بدظن کیا جائے۔ وہاں دبے لفظوں میں اس بات کا بھی اقرار کیا گیا ہے۔ کہ آریوں کے لئے سب سے سخت مقابلہ احمدیوں سے ہے وہ چاہتے ہیں کہ احمدیوں پر الزام لگائیں۔ ان کو فسادی بتائیں تاکہ کسی طرح احمدی جماعت میدان ارتداد سے ہٹ جائے۔ اور پھر آریوں کو من مانی کارروائیاں کرنے کا موقعہ مل جائے۔

اس مضمون میں آریہ پرچارک نے اپنے خیالی مسلمان صاحب کی زبانی یہ کہلوا کر کہ خلافت کی وجہ سے احمدیوں نے مسلمانوں پر کفر کا فتوےٰ لگایا ہے۔ ہمارے خلاف گندہ جھوٹ بولکر مسلمانوں کو ہم سے بدظن کرنا چاہا ہے ہم آریوں کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمارا محولہ کفر کا فتوےٰ دکھائیں۔ لیکن ہم دعوےٰ سے کہتے ہیں کہ وہ ہرگز نہیں دکھا سکتے۔ کیونکہ کفر کا فتوےٰ لگانا اور لوگوں کو کافر بنانا احمدی جماعت کا کام نہیں۔ گو ضرورت نہ تھی کہ مفصل بتایا جائے۔ کہ کن وجوہ کی بناء پر ہم اس مکالمہ کو فرضی اور جعلی سمجھتے ہیں کیونکہ اس کا لفظ لفظ اس امر کی گواہی دیتا ہے مگر مختصراً چند نکات کو واضح کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے اول یہ کہ آریہ مہاشہ نے جس مسلمان شخص سے اپنا مکالمہ لکھا ہے۔ وہ ہندوانہ لباس میں ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ یہ لباس میں نے اپنے پوشیدہ رہنے کے لئے اختیار کیا ہے سو یہ ہے کہ پھر کس طرح اس نے آریہ پنڈت کو اپنا یہ راز بتا دیا کیا آریہ پنڈت نے مولوی کا لباس پہنا ہوا تھا اور اس نے شیطان کو مولوی کے جامہ میں دیکھ کر اپنے دل کی بات کہدی تھی۔ اگر آریہ پنڈت مولوی کے لباس میں نہ تھا۔ بلکہ ہندو ہی کے لباس میں تھا تو یہ ناممکن ہے کہ ایک جاسوس اپنا راز اسکو بتاتا۔ (۲) اس مسلمان شخص کو مولوی شفیق احمد صاحب ایڈیٹر عصر جدید کا بھائی بتایا گیا ہے۔ اور ان کا وطن الٰہ آباد جہانتک ہمیں معلوم ہے۔ مولوی شفیق احمد صاحب الٰہ آباد کے باشندے نہیں۔ بہار کے ہیں (۳) اگر یہ پنڈت صاحب ہندو کے لباس میں تھے تو ایک شخص جو آریوں کے مقابلہ میں کام کرنے گیا ہے۔ وہ کیسے اپنے دشمن کو اپنی ساری کمزوریاں بتا سکتا ہے۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ دشمن کو اپنا راز یا کمزوری بتانا خود دشمن کے گڑھے میں پڑنا ہے (۴) لکھا ہے۔ کہ ریاست بھوپال نے تین سو مدارس کا خرچ اپنے ذمہ لیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اگر ایک مدرسہ کی اوسط خرچ ماہوار تیس روپے بھی رکھی جائے تو ان تین سو مدارس کا خرچ ایک لاکھ آٹھ ہزار روپیہ ہو جاتا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ بھوپال کی ریاست موجودہ حالات میں اس خرچ کو کیسے برداشت کر سکتی ہے (۵) سب سے نمایاں جھوٹی بات وہ ہے جو ہمارے متعلق لکھی ہے کہ وہ مسلمان اپنے پاس لوقا اور متی کی انجیل اسلئے رکھتا ہے تا احمدیوں کی جاسوسی آسانی سے کر سکے۔ کیونکہ احمدی اس جاسوس کے پاس لوقا اور متی کی انجیل دیکھ کر اسکو احمدی ہی خیال کرینگے۔ اگر یہ واقعہ کسی حد تک سچا بھی ہے تو اس سے ظاہر ہے کہ سائل و مسؤل ہمارے عقائد سے دونوں جاہل و مجہول ہیں۔ لوقا اور متی ہماری مذہبی کتب نہیں کہ ہم انکو اپنے پاس رکھیں۔ اگر لوقا اور متی کی انجیل رکھنے سے ایک شخص یقینی احمدی ہو جاتا ہے تو تمام عیسائی احمدی ہیں۔ باتیں تو اور بھی ہیں۔ مگر ہم انکو معزز ناظرین پر چھوڑتے ہیں کہ وہ اس افترا پردازی پر غور فرمائیں غرض یہ مکالمہ زبردست ثبوت ہے کہ آریوں کا مذہبی مقابلہ میں احمدیوں سے بھرا دم فنا ہوتا ہے

اصل مکالمہ درج ذیل ہے وھو ہذا (الفضل)

سوال:- آپکا اسم شریف۔ جواب۔ میرا نام عبدالوحید ہے۔

سوال۔ آپ شکل سے تو ہندو معلوم ہوتے ہیں۔ جواب۔ میں آپ سے اپنا راز چھپانا نہیں چاہتا میں مسلمان ہوں لیکن اپنے آپ کو کالستھ ظاہر کرتا رہا ہوں کا وہ بھی جو خوجوئی نہیں سکتے اسلئے محافظ ہیں وہ مجھ بھی کالستھ ہی سمجھتے ہیں

کیا علماء کا کام پہلے احمدیوں کی مخالفت کرنا ہے

مدراس کے ایک مولوی جناب خلیل الرحمٰن صاحب علاقہ ملکانہ میں تشریف لے گئے تھے آپ کا پہلا ہی خط جو اخبار قومی رپورٹ ۱۸- اپریل میں شایع ہوا ہے۔ اسمیں آپ فرماتے ہیں:-

"قادیانی وفد نے بھی قریب ہی سکونت اختیار کی ہے غالباً انکو میرا اصلحہ چھوڑنا پڑیگا۔ یا دونوں ملکر کام کرینگے۔ آگے اطلاع دیتا ہے۔ جو حکم ہو کرونگا"

علاقہ ملکانہ میں جاکر افسوس ہے کہ جناب مولوی صاحب کو سب سے پہلے جہالت کی عزمت پیش آئی ہے وہ یہی ہے کہ جس کام میں علاقہ میں تعین ہوا ہے رہا اس سے قادیانیوں کو نکالنے کی فکر کریں کیا یہ بہتر نہیں

سوال۔ آپ کا مقام کہاں ہے

جواب۔ میرا اصل مقام تو آلہ آباد ہے۔ لیکن عرصہ تین سال سے کلکتہ میں رہتا ہوں۔ اور اخبار عصر جدید کے ایڈیٹر میاں خالق احمد صاحب کا چھوٹا بھائی ہوں۔

سوال۔ آپ کیا کام کرتے ہیں

جواب۔ میں نے آج سے دو سال پہلے ترک موالات کیا تھا اس کے بعد آج تک خلافت کا کام کرتا رہا ہوں۔ اب فتنہ ارتداد کے سلسلہ میں انجمن ہدایت الاسلام کے ماتحت کام کر رہا ہوں۔

سوال۔ آپ اسے فتنہ کیوں کہتے ہیں۔

جواب۔ اخباروں نے اس کا نام فتنہ رکھدیا ہے۔ اس لئے ہم بھی فتنہ ہی کہتے ہیں۔

سوال۔ آپ ۷۳ فرقوں میں سے کس فرقہ سے تعلق ہیں۔

جواب۔ اہل سنت سے۔

سوال۔ باقی فرقوں سے آپ کے تعلقات کیسے ہیں؟

جواب۔ باقی ۷۱ فرقے ہمارے مخالف ہیں۔ لیکن ان سب کی تعداد ہندوستان بھر میں ۲ کروڑ ہے۔

سوال۔ باقی اسلامی دنیا میں کن کی تعداد زیادہ ہے۔

جواب۔ تقریباً سب ہی اہل سنت ہیں۔

احمدیوں کو ہم مسلمان نہیں سمجھتے

سوال۔ قادیانی مسلمانوں کی بابت آپ کا کیا خیال ہے

جواب۔ ہم تو ان کو مسلمان ہی نہیں مانتے۔ جمعیت العلما نے ان کے خلاف کفر کا فتویٰ بھی صادر کردیا ہے۔ یہ لوگ عام طور پر پنجاب میں رہتے ہیں۔ باقی جگہوں میں ان کو کوئی نہیں مانتا۔

سوال۔ دیگر ممالک میں ان سے کیا سلوک ہوتا ہے۔

جواب۔ افغانستان میں ان کے سات آدمی گئے تھے ان کی تیجروں سے تو اضع کیگئی تھی اور کسی جگہ بھی ان سے ایسا ہی سلوک ہوا تھا

سوال۔ آپ ذرا ان کی بابت واضح طور پر بتائیے کہ آپ کا ان سے اختلاف کیا ہے۔

جواب۔ یہ لوگ مرزا غلام احمد صاحب کے پیرو ہیں یہ گورنمنٹ کے حد سے زیادہ وفادار ہیں۔ خلافت کے سلسلہ میں انہوں نے ہم پر کفر کا فتویٰ صادر کیا تھا۔ ہم تو انہیں اسلام کا دشمن سمجھتے ہیں

سوال۔ فتنہ ارتداد کے سلسلے میں کون سے فرقے زیادہ کام کر رہے ہیں۔

جواب۔ تین۔ (۱) اہل سنت و انجمن ہدایت اسلام (۲) اہل حدیث (۳) قادیانی۔

سوال۔ کیا انجمنوں میں تینوں کے دفتر الگ الگ ہیں۔

جواب۔ ہاں۔

ملکانوں کے متعلق مسلمانوں کے کام کا طریقہ

سوال۔ تو کام کیسے ہوتا ہے۔

جواب۔ تینوں انجمنوں نے کام بانٹ رکھا ہے۔ ہر ضلع میں تینوں ملکر کام کرتے ہیں۔ لیکن سچ تو یہ ہے۔ کہ ہر ایک کو خود غرضی ہے۔ ہر ایک کی خواہش ہے کہ ملکانے برادری میں ملنے سے بچا لئے جاویں۔ اور بعد میں اپنے فرقہ میں داخل کر لئے جاویں۔ قادیانی خاص طور پر بہت خود غرض ہیں۔ ہر ایک انجمن کے علیحدہ علیحدہ سکول ہیں۔ انجمن ہدایت الاسلام اس وقت تک ۶۶ مدرسے کھول چکی ہے۔ قادیانیوں کے بھی کئی مدرسے ہیں۔

سوال۔ آپ کے کارکن کتنے ہیں۔

جواب۔ کارکن تو ۱۰۰ کے قریب ہیں۔ لیکن یہ بہت تھوڑے ہیں۔ اگر گاؤں کا حساب لگایا جائے تو مشکل سے ایک آدمی فی گاؤں پڑتا ہے۔

سوال۔ مسلمان آپ کو چندہ سے کافی مدد دے رہے ہیں۔

جواب۔ روزانہ تین چار سو روپیہ آجاتا ہے لیکن یہ بہت تھوڑا ہے۔

سوال۔ اس کی کیا وجہ ہے۔

جواب۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سنٹرل خلافت کمیٹی نے روپیہ کو نہایت بیدردی سے خرچ کیا ہے۔ لاکھوں کا حساب نہیں ملتا۔ اس سے مسلمان اب بدظن ہو گئے ہیں۔ اس لئے چندہ کافی نہیں ملتا۔

سوال۔ خلافت کا چندہ کتنا اکٹھا ہوا ہوگا اور کتنا اب باقی ہے

جواب۔ خلافت کا چندہ تلک سوراجیہ فنڈ سے بھی زیادہ ہوا ہے۔ اور اب بھی چھوٹانی کے پاس تقریباً ۱۸ لاکھ بنک میں جمع ہے

مسلمان خلافت فنڈ کا ۱۸ لاکھ روپیہ لیکر رہینگے

سوال۔ تو مسلمان اس سلسلہ میں مزید کیا کارروائی کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں

جواب۔ مسلمانوں میں ہر جگہ یہ ہلچل ہو رہی ہے کہ خلافت کا ۱۸ لاکھ روپیہ مسلمانوں کا ہے۔ وہ اسلام کی حفاظت کے لئے فتنہ ارتداد میں خرچ ہونا چاہیئے۔ اور اس کے بارے میں جابجا ریزولیوشن پاس ہو رہے ہیں۔ اور مسلمان اس بات پر بھی آمادہ ہیں کہ اگر گورنمنٹ کی بھی مدد لینی پڑے تو بھی گریز نہ کریں گے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ اگر یہ روپیہ مل گیا تو ہم نہایت خاموشی سے کام کرینگے ورنہ نہیں تو لازمی ہوگا کہ شور برپا کرے

سوال۔ یہ کیوں۔

جواب۔ اس کے بغیر چارہ ہی کیا ہے۔

سوال۔ کیا آپ شخصی طور پر فساد کو اچھا سمجھتے ہیں۔

جواب۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ بہت نقصان ہوگا میں سمجھتا ہوں کہ جو اہل سنت تو ہرگز فساد کے خواہشمند نہیں لیکن قادیانی فساد پر تلے ہوئے ہیں۔ انہیں گورنمنٹ کی بڑی بھاری شہ ہے۔

سوال۔ تو کیا ان کا یہ خیال ہے کہ فساد سے مسلمانوں کو فائدہ ہوگا۔ مجھے تو یہ نظر آتا ہے کہ سوائے چند اضلاع پنجاب اور صوبہ سرحد کے مسلمانوں کو بہت نقصان رہیگا۔

جواب۔ ہاں یہ تو سچ ہے۔ لیکن مجھے تو یہ نظر آرہا ہے کہ ہندوستان کی حکومت ہو ہی نہیں سکتی۔ اور نہ ہی کبھی ہوگی۔

سوال۔ اسلامی ریاستیں فتنہ ارتداد میں کیا مدد دے رہی ہیں۔

جواب۔ ان کی امداد تسلی بخش ہے۔ حیدر آباد میں وفد گیا تھا پچپن ہزار روپیہ کا وعدہ ہوا ہے۔ ریاست ٹانک نے ۹ ہزار روپیہ اور ۲ کارکن دئے ہیں۔ ریاست بہاولپور بھی کافی مدد دے رہی ہے بھوپال نے ۳۰۰ مدرسوں کا خرچ اپنے ذمہ لیا ہے۔ وہ صرف تعلیمی کام کے لئے روپیہ دیگی۔

سوال۔ آپ اپنے آپ کو عدم تعاونی اور خلافت کا والنٹیر بتاتے ہیں لیکن آپ بدیشی کپڑا پہنے ہوئے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔

جواب اس میں بھی راز ہے۔ سوال کیا راز ہے۔

جواب۔ یہ پالیسی کے طور پر پہنا ہے۔ میرے پاس اب بھی دو جوڑے کھدر ہیں لیکن بھید لینے کی خاطر بدیشی کپڑے پہنے ہیں۔

سوال۔ کیا آپ کھدر کے کپڑے پہنے ہوئے بھید نہیں لے سکتے۔

قادیانیوں پر جاسوس

جواب آپ کا بھید تو لے سکتے ہیں۔ لیکن قادیانیوں کے نہیں۔

سوال وہ کیوں جواب وہ کھدر نہیں پہنتے۔ اس لئے بھید لینے کیلئے ضروری ہے۔ کہ بدیشی کپڑے پہنے جائیں۔

سوال۔ آپ کھدر رنگوا سکتے ہیں۔ جواب کھدر رنگوایا نہیں جا سکتا۔ سوال۔ آپ کے پاس یہ لوٹا اور مٹی کی ہنڈیا کیوں رکھی ہے۔ جواب۔ قادیانیوں کا بھید لینے کے لئے میں انہیں اپنے پاس رکھتا ہوں۔ تاکہ قادیانی مجھے قادیانی سمجھیں۔

براہ کے استہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب بی اے ایس سب جج بہادر درجہ چہارم زیرہ

نالش دیوانی ۹۶۱ بابت ۲۲ء

دگلی و صنیت رائے۔ گنپت رائے واقعہ زیرہ بذریعہ گنپت رائے۔ ولد لالہ رام راج مل دجگن ناتھ پسر دصنیت رائے ذات اگروال ساکن زیرہ مدعیان۔

بنام

نرائن مل ولد بھوپال مل۔ کنھیا مل۔ سنتا مل پسران نرائن مل اگروال سکنائے بٹھنڈہ ریاست پٹیالہ مدعا علیہم

دعویٰ لاالعہ ۹۰ روپیہ بروئے ہنڈی

ہرگاہ بمقدمہ مندرجہ صدر درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہم دیدہ دانستہ تعمیل سمن حاضری عدالت سے گریز کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کو بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۵ رمئی ۱۹۲۳ء حاضر عدالت ہذا ہو کر اصالتاً یا وکالتاً جوابدہی مقدمہ ہذا کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۱ اپریل ۱۹۲۳ء بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر بخط انگریزی

(مہر عدالت)

قابل قدر موقعہ

ہر قسم کا چرمی سامان مثلاً مختلف قسم کے ٹرنک سوٹ کیس اٹیچی کیس۔ ہینڈ بیگ۔ ہولڈال۔ بستر بند۔ کالر بکس پرس بلاٹنگ پیڈ۔ لیڈیس پیٹیاں۔ گن کیس ہر قسم اور ہر سائز کے بوٹ شوز مردانے و زنانے نہایت عمدہ مضبوط مثل ولایتی مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرما کر امتحان کیجئے

خاکسار الطاف حسین احمدی فینسی لیدر گڈس مینو فیکچر شوراب دروازہ شہر میرٹھ

قابل فروخت سکنی زمین

قادیان محلہ دارالعلوم میں چالیس چالیس مرلے کے دو قطعے جن کے موقعہ کا نقشہ حسب ذیل ہے۔ قابل فروخت موجود ہیں۔ قیمت فی مرلہ پچاس روپے خرید کیلئے معرفت منیجر الفضل خط و کتابت کریں۔

پتہ معرفت منیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور

خدا کی نعمت

۱۹۱۰ء میں خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب نے میری شادی کرائی۔ بعد ازیں میرے گھر یکے بعد دیگرے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ چونکہ مولوی صاحب تمام مخلوق کے لئے رحمت تھے۔ آپ میرے ساتھ مہربانی فرماتے تھے۔ کیونکہ ۱۹۰۵ء میں میں نے آپ کے پاس رہنا شروع کیا۔ آپ مجھے پڑھاتے اور شفقت فرماتے رہے۔ ایک روز طب کا سبق پڑھاتے ہوئے مجھ سے فرمایا۔ میاں بچے تمہارے گھر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ بیماری ہے۔ یہ نسخہ بنا کر استعمال کرو۔ خدا کے فضل سے لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ عجیب علاج ہے۔

میں نے خیال نہ کیا۔ پھر میرے گھر تیسری لڑکی تولد ہوئی۔ تب میں نے آپ کی بتائی ہوئی دوائی استعمال کی۔ اس دوائی کے استعمال کے بعد میرے تین لڑکے خدا کے فضل سے پیدا ہوئے۔ جن دوستوں کے ہاں یہ بیماری ہو۔ یہ عجیب دوائی استعمال کریں۔ خدا کے فضل سے نرینہ اولاد ہوگی۔ یہ دو قسم کی دوائی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ

المشتہر

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان ضلع گورداسپور

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب کے مجربات

محافظ حمل

اٹھرا کی گولیاں * حب اٹھرا

اٹھرا کیا ہے جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوں یا حمل گر جاتا ہو یا کمزور پیدا ہوں۔ اس بیماری کیلئے آپ کی عمر بھر کی مجرب حب اٹھرا کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں ناظرین کو یقین دلاتا ہوں کہ حب اٹھرا کا استعمال اس مرض کا بیخ کن علاج ہے۔ یہ لاثانی گولیاں آپ کی عمر بھر کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ وہ گھر جو اس موذی بیماری سے خالی ہو کر اٹھرا کا نشانہ تھے۔ آج پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ حب اٹھرا سے وہ والدین جو آئے دن کے غموں اور جدائی کے صدموں سے چور چور تھے۔ آج وہ خدا کے فضل سے ان کے استعمال کی بدولت پیارے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سنتے ہیں۔

حب اٹھرا کیا ہے؟ مایوس غم رسیدہ اور صدمہ خوردہ دکھی دلوں کی تسکین و سہارا ہے۔ حب اٹھرا کے استعمال سے انشاء اللہ اس دلسوز مرض سے نجات پا کر بامراد ہوگی۔ جس گھر میں یہ بیماری ہو وہ ضرور ایک دفعہ منگوا کر استعمال کریں خدا کے فضل و رحم سے کامیاب ہوں گے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ چھ تولہ منگوانے والے دوستوں کو خاص رعایت ہے

دواخانہ رحمانی عبدالرحمٰن کاغانی قادیان پنجاب

انجینئرنگ سکول

لدھیانہ سے پشاور میں آکر کالج بن گیا

جنوری سنہ۲۳ء سے اس درس گاہ کو باجازت لوکل گورنمنٹ لدھیانہ سے پشاور میں منتقل کیا گیا۔ بہت انجینیروں نے کالج ہذا کا معائنہ فرماکر تحریر فرمایا کہ یہ کالج ہر طرح سے گورنمنٹ کی سرپرستی کا مستحق ہے۔ چنانچہ جناب چیف کمشنر صاحب بہادر نے ماسوائے مالی امداد کے ہر قسم کی امداد کا وعدہ فرمایا۔ جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر ملٹری ورکس آف انڈیا نے کالج ہذا کا معائنہ فرماکر تحریر فرمایا کہ اس کالج کے طلباء ملٹری ورکس ڈیپارٹمنٹ کے لئے نہایت عمدہ ہیں۔ کالج کے ورکشاپ میں طلباء کو مفت کام سکھایا جاتا ہے۔ سال گذشتہ میں ایک سو طلباء اوورسیر، سب اوورسیر کلاس میں داخل ہوئے تھے۔ کالج کا اسٹاف نہایت قابل اور تجربہ کار مقرر کیا گیا ہے۔ ملازم شدہ طلباء کی فہرست، دو فیصد فیس معائنہ کی نقلیں اور پراسپکٹس سب انجینیر، سب اوورسیری کی مکمل کتاب بمعہ ۲ آنہ کے ٹکٹ مفت بھیجی جاتی ہے۔

سکرٹری سول انجینیرنگ کالج پشاور

نامہ لنڈن

ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم احمدیہ دوکان پر

(از جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر)

لنڈن کا موسم

مارچ کا مہینہ اس ملک میں موسم تغیرات کے لئے خصوصیت سے مشہور ہے۔ سردی ہے۔ بارش ہے۔ کبھی دہوپ ہے۔ کبھی ابر مطلع کبھی صاف ہے۔ کبھی ابر آلود موسم میں برودت آسمان سے پانی۔ جگہ دور اور خاص سفر خرچ ہونے کے باعث ان دنوں میں بہت سے دوست اکثر نہیں آسکتے تاہم مومنین اور متلاشیان حق میں سے باری باری لوگ آتے اور مبلغین سے ملتے۔ اور لیکچروں میں شامل ہوتے ہیں۔

حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب

ہفتہ گذشتہ عزیزی مکرم حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔ اے کا لیکچر محاسن اسلام پر تھا۔ عزیز موصوف نے کیا بلحاظ زبان اور کیا بلحاظ خوبیٔ مضمون حاضرین سے خراج تحسین حصول کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کے علم و عمر میں برکت دے۔ اور عاقبت محمود کرے۔ عزیز موصوف اس عاجز کو مغربی افریقہ کے کام میں بہت مدد دیں گے۔ افریقن۔ ڈاک کا کام جو اچھی خاصی ہوتی ہے۔ ان کی مدد کے بغیر مجھ اکیلے سے ہونا مشکل تھا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہر طرح امید ہے کہ عزیز سید صاحب اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ جناب ہمارے اس نونہال آنریری مبلغ اسلام کے لئے دعا فرماویں۔ وہ تقریراً تحریراً خدمت دین کے لئے تیار اور ہر موقع پر پیغام حق مستعدی سے پہونچاتے رہتے ہیں۔

مولوی محمد دین صاحب

مولوی صاحب امریکن کونسل کے تصدیقی خط کے لئے یہاں ٹھہرے ہوئے تھے کونسل نے خط دینے سے انکار کردیا تھا۔ اور یہ کہا تھا کہ ہندوستان سے یہ تصدیق لانی ضروری تھی۔ لیکن صاحبزادہ آفتاب احمد صاحب آنریبل ممبر کونسل سکرٹری اوف سٹیٹ کی سفارش سے سکرٹری اوف سٹیٹ فار انڈیا اور وزارت خارجہ برطانیہ نے امریکن سفیر متعینہ لنڈن کو لکھا اور سفیر موصوف نے منظوری دیدی۔

مولوی صاحب نے دوران قیام لنڈن میں انفرادی گفتگو اور ہفتہ وار تقاریر کے ذریعہ لنڈن مشن کو بہت مدد دی۔ اور اس کے علاوہ آپ نے مشن لائبریری کو ترتیب دی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

حضور ملک معظم قیصر ہند احمدیہ دوکان پر

حضور ملک معظم شاہ برطانیہ و قیصر ہند کی ذات عالی مرتبت کا رعایا کے افراد کی دلداری کرنا اور ہندوستان کے کسی قائم مقام کو شرف گفتگو بخشنا جو کچھ اہمیت رکھتا ہے۔ اس کا اندازہ وہ لوگ جو ہندوستانی شہزادوں کے درباروں میں رہتے ہیں۔ کسی قدر لگا سکتے ہیں۔ بہرحال جماعت احمدیہ کو یہ سنکر خوشی ہوگی۔ کہ نمائشی مصنوعات سلطنت برطانیہ کے میلہ میں حضور ملک معظم معہ وزراء تشریف لائے۔ اور احمدیہ وفد تبلیغ کی شاخ تجارت نے جو دکان نمائش میں کھولی تھی۔ اس پر آگئے۔ اور مولوی عزیز الدین صاحب منیجر صیغہ تجارت سے قریباً ۵ منٹ تک گفتگو فرمائی۔ مولوی صاحب نے موقعہ سے فائدہ اٹھا کر حضور قیصر ہند میں تحفہ شہزادہ ویلز دکھا کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اسی قدر ذکر کردیا جس کو وقت و حالات نے اجازت دی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

یمن پر لیکچر

یمن اور باشندگان یمن پر زیر صدارت رائٹ آنریبل مسٹر امیر علی لفٹنٹ کرنل جیکب پولٹیکل افسر نے جو ہندوستان بھی دیکھ چکے ہیں۔ لنڈن مسلم لیگ کے مکان میں لیکچر دیا۔ اور میجک لینٹرن کے ذریعہ تصاویر دکھائیں۔ لیکچر میں صاحب موصوف کے بعض ایسے فقرات تھے۔ جن سے غلط فہمی ہو سکتی تھی۔ اور چونکہ آپ نے اس لیکچر کو کتاب کی شکل میں شائع کرنا ہے۔ اس لئے عاجز راقم نے ایک مختصر تقریر میں قابل معزز لیکچرار کو توجہ دلائی۔ کہ کتاب

اوقات سحری و افطار بابتہ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۱ھ

ایام	اپریل ۱۹۲۳ء	رمضان المبارک ۱۳۴۱ھ	نماز فجر: ابتدائے وقت فجر یا انتہائے وقت سحری (گ)	(م)	نماز مغرب: شروع مغرب یا افطار (گ)	(م)	تفاوت وقت دیگر اضلاع پنجاب: نام ضلع	تفاوت سحری: کمی بیشی	(م)	تفاوت افطار: کمی بیشی	(م)
پنجشنبہ	۱۹	۲	۴	۳۳	۷	۱۴	گورداسپور	-	۴	+	۲
جمعہ	۲۰	۳	۴	۳۱	۷	۱۵	گوجرانوالہ	+	۱	-	۳
شنبہ	۲۱	۳	۴	۳۰	۷	۱۵	سیالکوٹ	-	۲	+	۳
یکشنبہ	۲۲	۴	۴	۲۹	۷	۱۶	جالندھر	-	۲	-	۴
دوشنبہ	۲۳	۵	۴	۲۸	۷	۱۶	فیروزپور	+	۰۳	-	۰۱
سہ شنبہ	۲۴	۶	۴	۲۶	۷	۱۷	لدھیانہ	-	۰۲	-	۰۶
چہارشنبہ	۲۵	۷	۴	۲۵	۷	۱۷	ہوشیارپور	-	۵	-	۵
پنجشنبہ	۲۶	۸	۴	۲۴	۷	۱۸	پشاور	+	۸	+	۱۸
جمعہ	۲۷	۹	۴	۲۳	۷	۱۸	انبالہ	-	۰۵	-	۰۱۰
شنبہ	۲۸	۱۰	۴	۲۱	۷	۱۹	اٹک	+	۰۵	+	۰۱۴
یکشنبہ	۲۹	۱۱	۴	۱۹	۷	۱۹	دہلی	-	۰۳	-	۰۱۶
دوشنبہ	۳۰	۱۲	۴	۱۸	۷	۲۰	ڈیرہ غازیخان	+	۰۱۹	+	۰۱۲
سہ شنبہ	یکم مئی	۱۳	۴	۱۷	۷	۲۱	گجرات	+	۱	+	۵
چہارشنبہ	۲	۱۴	۴	۱۶	۷	۲۲	گوڑگانوہ	-	۱	-	۱۹
پنجشنبہ	۳	۱۵	۴	۱۵	۷	۲۲	حصار	+	۱	-	۹
جمعہ	۴	۱۶	۴	۱۴	۷	۲۳	جھنگ	+	۱۲	+	۶
شنبہ	۵	۱۷	۴	۱۳	۷	۲۳	جہلم	+	۱	+	۸
یکشنبہ	۶	۱۸	۴	۱۲	۷	۲۳	کرنال	-	۴	-	۰۱۲
دوشنبہ	۷	۱۹	۴	۱۱	۷	۲۴	لائلپور	+	۰۷	+	۰۱۱
سہ شنبہ	۸	۲۰	۴	۱۰	۷	۲۵	میانوالی	+	۱۲	+	۱۴
چہارشنبہ	۹	۲۱	۴	۹	۷	۲۵	منٹگمری	+	۰۸	+	۰۴
پنجشنبہ	۱۰	۲۲	۴	۸	۷	۲۶	ملتان	+	۱۷	+	۱۰
جمعہ	۱۱	۲۳	۴	۷	۷	۲۷	مظفرگڈھ	+	۱۸	+	۱۱
شنبہ	۱۲	۲۴	۴	۶	۷	۲۸	رہتک	-	۱	-	۱۳
یکشنبہ	۱۳	۲۵	۴	۶	۷	۲۹	شملہ	-	۸	-	۰۴
دوشنبہ	۱۴	۲۶	۴	۵	۷	۲۹	شاہپور	+	۷	+	۱۱
سہ شنبہ	۱۵	۲۷	۴	۴	۷	۳۰	جموں	-	۰۳	-	۱۰
چہارشنبہ	۱۶	۲۸	۴	[illegible]	۷	۳۱	راولپنڈی	+	۳	+	۱۱
پنجشنبہ	۱۷	۲۹	۴	۳	۷	۳۲	سری نگر	-	۰۵	-	۴
جمعہ	۱۸	۳۰	۴	۲	۷	۳۳					

لکھتے وقت اس بات کو واضح کر دیا جائے کہ بد مسلمانوں کا بد نمونہ ان کا ذاتی فعل ہے۔ اسلام کی تعلیم نہیں۔ اہل یمن کے توہمات اور بد رسومات ان کی جہالت اور رسوم سے ناواقفی کا نتیجہ ہیں۔ نہ کہ اسلام کی تعلیم کا۔ اور ایسا ہی ان کی خدمت میں عرض کیا کہ نماز میں رکوع اونٹ کی نقل نہیں۔ بلکہ عبودیت کے اظہار کی ایک شکل ہے۔ اور اسلامی نماز میں قیام۔ رکوع۔ سجدہ کا فلسفہ مختصراً عرض کیا۔ کرنل جیکب نے شکریہ ادا کیا اور مجھے یقین دلایا کہ کوئی ایسا جملہ یا ایسی مثال کتاب میں نہ آئیگی۔ جو غلط فہمی کا موجب ہو۔

آئندہ کا پروگرام

میں یہاں کے کام میں حتی الامکان مدد دے رہا ہوں اور ارادہ رکھتا ہوں کہ آئندہ ماہ مختلف سول کمیٹیوں میں لیکچروں کا سلسلہ شروع کردوں۔ اس کے لئے ایک فہرست مضامین بنا رکھی ہے۔ اور بغرض تقسیم ایک ٹریکٹ بھی شائع کرنے کی تجویز کر رہا ہوں۔ ذرا موسم کھلنے پر ہائیڈ پارک کا سلسلہ تقریر بھی شروع ہو جائیگا۔ خدا کے فضل سے اس وقت مفصلہ ذیل مبلغین خدمت دین کے لئے موجود ہیں۔

۱۔ چودہری مولا بخش صاحب بیرسٹر ایٹ لا
۲۔ حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب
۳۔ مولوی عزیز الدین صاحب
۴۔ مولوی مصباح الدین صاحب
۵۔ افریقن نیرؔ

احمدی جماعت کے اعلانات

"فتنہ ارتداد سے متعلق احمدی جماعت کی مساعی مشکور ہو رہی ہیں اس خدمت سے انہوں نے عوام میں ہر دلعزیزی پیدا کرلی ہے۔ ہمارے پاس اس کے تین اعلان بغرض اندراج الفرنٹیئر آئے مگر بے وقت افسوس ہے کہ اسوقت گنجائش نہیں۔ اعلانات مظہر ہیں کہ پندرہ ہزار روپیہ یہ جماعت اس وقت تک جمع کر چکی ہے۔ اور ساڑھے تین سو مجاہدین زندگی وقف کر چکے ہیں۔ الفرنٹیئر (اپریل)"

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)